كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ





تلاشِ حق

تالیف: ارشاد اللہ مان

نظرثانی: حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ   مولانا ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ

تلاشِ حق



تالیف:

ارشاد اللہ مان

نظرِ ثانی:

حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ

مولانا ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ

نام کتاب

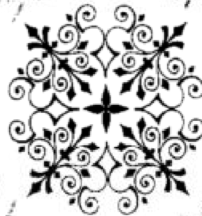
تلاشِ حق

تالیف

ارشاد اللہ مان

نظرِ ثانی

حافظ عبدالسلام بن محمد / مولانا ابوالحسن مبشر احمد ربانی





اردو بازار، لاہور میں مکتبہ اسلامیہ، مکتبہ قدوسیہ اور نعمانی کتب خانہ کے علاوہ دارالاندلس لاہور، دارالایمان گجرات، تسجیلات طیبہ راولپنڈی، الفرقان اسلامک سنٹر سیالکوٹ اور دارالہدیٰ کراچی سے بھی دستیاب ہے

فصل اول

ایمان و کفر

ایمان کی تعریف:

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی تمام باتوں پر ایمان لانا، ان کو دل و جان سے صحیح ماننا اور قبول کرنا اور ان کے پسندیدہ کاموں پر عمل کرنا اور ناپسندیدہ کاموں سے بچنا ایمان کہلاتا ہے اور ایسے شخص کو مومن کہتے ہیں۔

کفر کی تعریف:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تمام باتوں سے انکار کرنا یا ان میں سے کسی ایک یا زیادہ فرمان کو قبول نہ کرنا اور اس پر ایمان نہ لانا کفر ہے اور ایسے شخص کو کافر کہتے ہیں۔

کفریہ امور:

۱۔ اسلام کے منافی چیزوں میں پہلی چیز شرک کرنا ہے۔ (النساء: ۴۸) مردوں اور غائب زندوں سے دعائیں مانگنا، ان کی دہائی دینا، مردوں کے لیے نذریں ماننا اور قربانی وغیرہ پیش کرنا اس شرک میں داخل ہے۔

۲۔ جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کچھ واسطے بنا لیے، ان سے دعائیں مانگیں، ان سے شفاعت طلب کی اور انھی پر بھروسا کیا تو بالاجماع کافر ہوگیا (جیسا کہ آج کل لوگ قبروں پر جا کر کہتے ہیں)۔ (یونس: ۱۸۔ الزمر: ۳)

۳۔ جس نے مشرکوں کو کافر نہیں سمجھا، یا ان کے کافر ہونے میں شک کیا، یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھا۔

۴۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور کا طریقۂ زندگی زیادہ مکمل اور جامع ہے یا یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقۂ حکمرانی سے بہتر کوئی اور طریقۂ حکمرانی ہے تو وہ کافر ہے۔

۵۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی کسی چیز کو ناپسند کیا خواہ وہ اس پر عمل ہی کیوں نہ کرتا ہو وہ شخص کافر ہو گیا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''کیونکہ انھوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔'' (محمد: ۹)

۶۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے دین کی کسی چیز کا یا اس کے جزا اور سزا کا مذاق اڑایا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔ (التوبہ: ۶۵، ۶۶)

۷۔ جادو کیا یا اس سے رضا مند ہوا تو ایسا شخص کفر کا مرتکب ہو گیا۔ (البقرۃ: ۱۰۲)

۸۔ مسلمانوں کے خلاف مشرکوں سے تعاون کرنا اور ان کو مدد بہم پہنچانا۔ (المائدۃ: ۵۱)

۹۔ جس نے عقیدہ رکھا کہ کچھ مخصوص افراد شریعت رسول ﷺ کی پابندی سے آزاد ہو سکتے ہیں تو وہ کافر ہے۔ (آل عمران: ۸۵)

۱۰۔ اللہ کے دین سے اعراض کرنا، وہ اس طرح کہ آدمی نہ اس دین کو سیکھتا ہو اور نہ اس پر عمل کرتا ہو۔ (طٰہٰ: ۱۲۳ تا ۱۲۶)

۱۱۔ پیغمبروں کو انسانی جامہ میں اللہ سمجھنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ (المائدۃ: ۱۷)

۱۲۔ اللہ تعالیٰ کی کسی ایک آیت یا زیادہ آیات کے انکار سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ (الأعراف: ۳۷ تا ۴۱)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے یعنی انسان وہ بات کہے جو اللہ نے نہ کہی ہو۔ (ایضاً)

۱۴۔ غیر اللہ کو پکارنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (ایضاً)

غیر اللہ کو پکارنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (الأعراف: ۳۷ تا ۴۱) ان آیات کے متعلق احمد رضا

خانی ترجمہ مع تفسیر میں لکھا ہے کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے۔ (دیکھیے تفسیر مراد آبادی: الاعراف: ۳۷ تا ۴۱، فوائد ۵۶ تا ۷۰)

۱۵۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو مخلوق کی کسی صفت کے مشابہ کیا تو وہ کافر ہے۔ (فقہ اکبر مقدمہ ہدایہ: ۴/۱)

۱۶۔ نکاح کیا کسی شخص نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی گواہی سے تو نکاح درست نہ ہوگا، اس کے کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ اس کا کفر دو دلیلوں سے منقول ہے، اول یہ کہ اس نے حرام کو حلال جانا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے گواہی آدمیوں پر مخصوص کی ہے، اس کے سوا اور کی گواہی کا حکم نہیں دیا اور دوسری دلیل یہ ہے کہ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو گواہ قرار دیا تو رسول اللہ ﷺ کو عالم غیب ثابت کیا، حالانکہ علم غیب اللہ تعالیٰ کو خاص ہے۔ (درمختار: ۱۴/۲۔ النمل: ۶۵)

۱۷۔ جو نص کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ (مقدمہ ہدایہ: ۴۱/۱)

۱۸۔ جو کوئی قرآن کی ایک آیت کا انکار کرے یا قرآن میں سے کسی چیز میں عیب رکھے تو یہ کفر ہے۔ (مقدمہ ہدایہ: ۸۴/۱)

۱۹۔ جو اللہ کے کسی حکم سے مسخرا پن کرے یا اس کے وعدہ اور وعید سے انکار کرے تو وہ کافر ہے۔ (درمختار: ۵۹۱/۲، ۵۹۲)

۲۰۔ حدیث متواتر کا منکر کافر ہے۔ (ایضاً)

۲۱۔ ایک نے حدیث بیان کی دوسرے نے کہا یہ کچھ نہیں تو وہ کافر ہے۔ (ایضاً)

۲۲۔ جو سنت کو ہلکا جان کر برابر ترک کرے وہ کافر ہے۔ (مقدمہ ہدایہ: ۷۶/۱)

۲۳۔ جو سنت کو حقیر جانے گا وہ کافر ہے۔ (درمختار: ۲۳۹/۱)

۲۴۔ جو سنت کو حق نہ جانے گا وہ بھی کافر ہوگا۔ (ایضاً)

۲۵۔ کسی نے کہا ناخن تراشنا سنت ہے، دوسرا کہے کہ میں نہیں تراشوں گا تو کفر ہے۔ (مالا بد: ۱۴۰)

۲۶۔ اگر کہے کہ سنت کیا کام آوے گی تو کافر ہو جائے گا۔ (ایضاً)

۲۷۔ رافضی (شیعہ) جب شیخین (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔ (درمختار: ۵۹۱/۲)

۲۸۔ کوئی مقام بندے پر ایسا نہیں کہ احکام شرعی بندہ سے ساقط ہوں، اس کا خلاف کفر ہے۔
(مقدمہ ہدایہ: ۳۴/۱)

۲۹۔ جو عبادت کو معاف کہے وہ کافر ہے۔ (ایضاً)

۳۰۔ جو شخص قرآن میں سے کسی آیت کا منکر ہو وہ کافر ہے۔ (درمختار: ۵۹۱/۲، ۵۹۲)

۳۱۔ جو شخص مسخرا پن اور بے ادبی کسی آیت سے کرے وہ کافر ہے۔ (ایضاً)

۳۲۔ جو قرآن کو دف وغیرہ کی گت پر پڑھے وہ کافر ہے۔ (ایضاً)

۳۳۔ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ نماز پڑھ۔ اس نے جواب دیا کہ اس کو کون سر پر اٹھاوے یا بولا کہ تو نے نماز پڑھ کر کیا کیا یا یوں بولا کہ نماز پڑھنا یا نا پڑھنا برابر ہے، یہ سب کفر ہے۔
(ایضاً)

۳۴۔ جو شخص کہے ہم نے بہت نماز پڑھی، ہماری کوئی حاجت روائی نہ ہوئی تو وہ کافر ہے۔ (ایضاً)

۳۵۔ شریعت حقیقت سے باہر نہیں ہے، جو باہر جائے اس پر کفر کا خوف ہے۔ (درمختار: ۲۰/۱)

۳۶۔ رقص کرنے والے اور حلال جاننے والے اور حال کھیلنے والے کافر ہیں۔ (درمختار: ۶۱۰/۲)

۳۷۔ گانے باجے سے لذت اٹھانا کفر ہے۔ (درمختار: ۲۲۲/۴)

۳۸۔ صوفیا گانا سننے والے، حال کھیلنے والے مفسد، بے دین ہیں۔ (ہدایہ: ۳۱۷/۴)

۳۹۔ جو صوفی رقص میں مشغول ہوتے ہیں، ایسے لوگ شہر سے دور کر دیے جاویں۔
(فتاویٰ عالمگیری: ۸۴/۹)

۴۰۔ یا شیخ عبد القادر جیلانی شَيْئًا لله کہنا خوف کفر سے خالی نہیں۔ (درمختار: ۶۱۰)

۴۱۔ جو ولی کے واسطے طے مسافت کو سچ کہے وہ جاہل و کافر ہے۔ (ایضاً)

۴۲۔ کاہن کی خبر کی تصدیق کرنا کفر ہے۔ (مقدمہ ہدایہ: ۵۶/۱)

۴۳۔ عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا کفر ہے۔ (ایضاً: ۸۶)

۴۴۔ حرام کھانے پر بسم اللہ پڑھے تو کفر ہے۔ (ایضاً: ۸۴)

۴۵۔ جو بسم اللہ کہہ کر حرام کھاوے تو کافر ہے۔ (مالا بد: ۱۴۸)

۴۶۔ شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت بسم اللہ کہے تو کافر ہے۔
(درمختار: ۲/۵۹۲)

۴۷۔ جو حرام مال سے صدقہ دے اور ثواب کی امید رکھے تو کافر ہے۔ (مالا بد: ۱۴۶)

۴۸۔ کوئی امر بالمعروف کرے (یعنی تبلیغ کرے) دوسرا کہے کیوں شور مچاتے ہو تو کافر ہے۔
(مالا بد: ۱۴۰)

۴۹۔ کوئی گناہ سے توبہ کرنے کو کہے اور وہ یہ کہے کہ میں نے کیا کیا ہے جو توبہ کروں تو کافر ہو جائے گا۔ (ایضاً: ۱۴۶)

۵۰۔ ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى﴾ میں تَنْھٰی بطور مذاق کہے تو کفر ہے۔ (ایضاً: ۱۴۷)

۵۱۔ جو کہے کہ زر چاہیے علم کیا کام آئے گا تو کافر ہوگا۔ (ایضاً۔ ۱۴۷)

۵۲۔ جو کہے اس زمانہ میں بغیر خیانت اور دروغ گوئی گزر نہیں ہو سکتی یا روٹی نہیں ملتی تو کافر ہے۔
(درمختار: ۲/۵۹۳)

۵۳۔ اغلام بازی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔ (ایضاً: ۲/۴۷۴)

خلاصۂ تحریر ہر کلمہ گو کو چاہیے کہ ان کفریہ امور کو پڑھے، سمجھے اور ان سے پرہیز کرے، تاکہ اپنی عاقبت سنوار سکے۔

خلوص اور نفاق

خلوص کی تعریف:

خلوص دل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باتوں پر ایمان لانا اور ان پر خلوص دل سے عمل کرنا خالص ایمان کی نشانی ہے اور جو ایسا نہیں کرتا وہ منافق کے زمرے میں آ سکتا ہے۔

نفاق کی تعریف:

خلوص دل سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتوں پر نہ ایمان لائے نہ تہ دل سے عمل کرے یعنی دل و جان سے یقین رکھ کر ایمان نہ لائے اور عمل نہ کرے۔

قرآن و حدیث میں منافق کی کچھ نشانیاں ہیں، ان سے بچنا چاہیے: